

حضرت یاسر بن عامر رضی اللہ عنہ کی سیرت

ابتدائی زندگی اور مکہ کی ہجرت

حضرت یاسر بن عامر رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کے ابتدائی صحابہ میں سے تھے اور سب سے پہلے اسلام قبول کرنے والوں میں شامل تھے جنہیں **السابقون الأولون** کہا جاتا ہے

امام ابن سعد نے *الطبقات الکبریٰ* میں نقل کیا ہے کہ حضرت یاسر رضی اللہ عنہ مکہ کے رہائشی نہ تھے، بلکہ وہ یمن سے اپنے گمشدہ بھائی کی تلاش میں مکہ آئے تھے۔ وہ اپنے دو بھائیوں، مالک اور حارث کے ہمراہ سفر پر نکلے، مگر بھائی کو تلاش نہ کر سکے۔ مایوس ہو کر مالک اور حارث واپس یمن چلے گئے، لیکن حضرت یاسر رضی اللہ عنہ مکہ میں ہی مقیم ہو گئے کیونکہ انہیں اس شہر میں سکون و اطمینان محسوس ہوا۔

چونکہ وہ ایک اجنبی تھے، اس لیے مکہ میں قبائلی تحفظ حاصل کرنا ضروری تھا۔ انہوں نے بنو مخزوم کے سردار **ابو حذیفہ** کی حمایت حاصل کی، جو اُس وقت کا رواج تھا، اور اس کے ساتھ حلف وفاداری کر کے مکہ میں قیام ممکن بنایا۔

حضرت سمیہ بنت خیاط رضی اللہ عنہا سے نکاح

ابو حذیفہ نہ صرف حضرت یاسر رضی اللہ عنہ کے قبائلی سرپرست تھے بلکہ حضرت سمیہ بنت خیاط رضی اللہ عنہا کے مالک بھی تھے، جو ایک غلام خاتون تھیں۔ جب ابو حذیفہ نے حضرت یاسر رضی اللہ عنہ کے کردار کو دیکھا، تو انہوں نے حضرت سمیہ رضی اللہ عنہا سے ان کا نکاح کرایا۔ نکاح کے بعد ابو حذیفہ نے دونوں کو آزاد کر دیا اور مالی لحاظ سے ان کی کفالت بھی جاری رکھی۔ ان کے ہاں ایک بیٹے کی ولادت ہوئی، جن کا نام **عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ** تھا، اور یہ خاندان سکون کے ساتھ مکہ میں زندگی گزارنے لگا۔

اسلام قبول کرنا

حضرت یاسر رضی اللہ عنہ کا خاندان بعثت کے ابتدائی سالوں میں اسلام لے آیا۔ امام ابن کثیر نے *الکامل فی التاریخ* میں بیان کیا ہے کہ انہوں نے نبوت کے پانچویں سال اسلام قبول کیا۔ ابن حجر عسقلانی نے *الاصابہ فی تمییز الصحابہ* میں ذکر کیا ہے کہ حضرت عمار اور حضرت سمیہ رضی اللہ عنہما ان ابتدائی سات افراد میں شامل تھے جنہوں نے اسلام قبول کیا—حضرت عمار چھٹے، اور حضرت سمیہ ساتویں نمبر پر۔ حضرت یاسر رضی اللہ عنہ غالباً ان کے فوراً بعد مسلمان ہوئے اور ابتدائی مسلمانوں میں شامل ہو گئے، اگرچہ ان کی بیوی اور بیٹے کی بنسبت حضرت یاسر کچھ تاخیر سے ایمان لائے۔

قریش کی طرف سے ظلم و ستم

جب اسلام کی دعوت مکہ میں پھیلنے لگی، تو قریش کو شدید غصہ آیا۔ انہوں نے نئے مسلمانوں کو نشانہ بنانا شروع کیا، خاص طور پر ان افراد کو جن کے پاس نہ قبائلی پشت پناہی تھی اور نہ کوئی سماجی مرتبہ۔ بااثر اور دولت مند افراد کو دھمکایا گیا، جبکہ غریب، غلام، اور اجنبی لوگوں کو وحشیانہ تشدد کا نشانہ بنایا گیا۔

حضرت یاسر، حضرت سمیہ، اور حضرت عمار رضی اللہ عنہم کسی قبیلے کے تحفظ سے محروم تھے۔ اس لیے وہ قریش کے خاص نشانے پر آ گئے، بالخصوص ابو جہل جو اسلام کا سخت دشمن تھا، ان پر ظلم ڈھاتا رہا۔ ان کو جلتی دھوپ میں گھسیٹا جاتا، مارا پیٹا جاتا، رسیوں سے باندھا جاتا اور شدید اذیت دی جاتی۔ ان سے بار بار کہا جاتا کہ وہ اسلام سے دستبردار ہو جائیں، مگر انہوں نے ہمیشہ انکار کیا اور ایمان پر ڈٹے رہے۔

نبی کریم ﷺ کی دلجوئی

ایک دن نبی کریم ﷺ اس وقت وہاں سے گزرے جب یاسر کا خاندان سخت اذیت میں مبتلا تھا۔ آپ ﷺ کو یہ دیکھ کر بہت صدمہ ہوا، مگر خود بھی مکہ میں کمزور پوزیشن میں ہونے کے باعث عملی مداخلت ممکن نہ تھی۔ اس وقت آپ ﷺ نے ان کے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف سے تسلی و امید کے الفاظ ارشاد فرمائے:

"صبر کرو اے خاندانِ یاسر! تمہارا ٹھکانہ جنت ہے۔"

حضرت سمیہ رضی اللہ عنہا اور حضرت یاسر رضی اللہ عنہ کی شہادت

جیسے جیسے ظلم بڑھتا گیا، ابو جہل کی درندگی انتہاء کو پہنچ گئی۔ اس نے اس خاندان کو بار بار اذیت دے کر ان کا ایمان متزلزل کرنے کی کوشش کی۔ جب حضرت سمیہ رضی اللہ عنہا نے انکار کیا اور پوری استقامت کے ساتھ دین پر قائم رہیں، تو ابو جہل نے غصے میں آ کر ان کو برچھے سے شہید کر دیا۔ وہ اسلام کی **پہلی شہیدہ** بنیں۔

کچھ ہی دیر بعد حضرت یاسر رضی اللہ عنہ، جو پہلے ہی مسلسل اذیت سے نحیف ہو چکے تھے، بھی شہید کر دیے گئے۔ وہ اسلام کے **دوسرے شہید** بنے۔

ان کا بیٹا حضرت عمار رضی اللہ عنہ زندہ رہے اور بعد میں اسلام کی خدمت کرتے رہے۔

میراث اور سبق

حضرت یاسر بن عامر رضی اللہ عنہ اور حضرت سمیہ بنت خیاط رضی اللہ عنہا اسلامی تاریخ کی ان عظیم ہستیوں میں شامل ہیں جنہوں نے دین کے لیے اپنی جانیں قربان کیں۔ ان کی قربانیاں، جو صرف اللہ ﷻ کی رضا اور نبی کریم ﷺ کی محبت میں دی گئیں، آج بھی صبر، استقامت اور ایمان کی بے مثال علامت ہیں۔

اللہ ﷻ انہیں جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے، اور ہمیں ان کے صبر و صداقت سے سبق لینے کی توفیق دے۔ آمین۔